مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو ۱۰ مئی بروز جمعہ بخار کسی قدر زیادہ ہوگیا۔ اس لئے حضور نماز کے لئے تشریف نہ لاسکے۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ لیکن ۱۱ مئی حضور کی طبیعت بفضل ایزدی رو بصحت ہے۔ کھانسی پہلے کی نسبت کم ہے۔ اور بخار بھی نہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

امسال السنۃ مشرقیہ کے امتحانات میں شامل ہونے والی مستورات کے لئے قادیان میں بھی سنٹر مقرر ہوا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ایک لیڈی سپرنٹنڈنٹ صاحبہ یہاں پہونچ گئی ہیں ؎

الفضل کا عظیم الشان خاتم النبیین نمبر جلد خرید فرمائیے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے لئے جو تحریک فرمائی ہے۔ اس کی طرف احباب متوجہ ہو رہے ہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ پرچے منگا کر فروخت کئے جائیں۔ مضامین اور نظموں کی جو فہرست شائع کی جاچکی ہے۔ اس میں بفضل خدا نہایت قیمتی اضافہ ہوچکا ہے۔ مثلاً **حضرت خلیفۃ المسیح** ایدہ اللہ تعالےٰ کے دو مضمون۔ **جناب حافظ روشن علی صاحب** کا مضمون۔ **جناب چوہدری فتح محمد صاحب** ایم۔ اے کا مضمون۔ **جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد** کا مضمون۔ **سیدہ مریم بیگم صاحبہ** حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا مضمون۔ **حضرت مولوی شیر علی صاحب** کا مضمون۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کا مضمون۔ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان کا مضمون اور جناب شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کا مضمون ؎

ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک اعلیٰ مضامین حاصل ہوچکے ہیں۔ لکھائی بہت خوبصورت کرائی گئی ہے۔ اور عنقریب چھپائی شروع ہو جائیگی۔ ٹائٹل نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہوگا۔ احباب جلد سے جلد خریداری کی درخواستیں بھیج دیں ؎

خاتم النبیین نمبر منگانے والے احباب کو بہت بڑی رعایت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ ۲۶ر اپریل میں الفضل کے خاتم النبیین نمبر کی اشاعت کے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے۔ اور جو ۳ر مئی کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اسے پڑھکر امید ہے۔ احباب کرام اپنے فرض کی ادائیگی کی کوشش فرما رہے ہونگے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جلد سے جلد اطلاع دی جائے۔ کہ کس قدر پرچے انہیں بھیجے جائیں۔ احباب کی سہولت کے لئے یہ مزید رعایت کر دی گئی ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب پیشگی قیمت ارسال نہ فرما سکیں۔ اور وی پی کی وصولی بھی ممکن نہ ہو۔ تو ان کی ذمہ داری اور حتمی وعدہ پر بغیر وی۔ پی اور وصولی پیشگی کے انہیں مطلوبہ پرچے ارسال کر دئے جائینگے پس احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت جلدی اپنے منشا سے مطلع فرمائیں۔ قیمت فی پرچہ ۵ر ہے ۲۵ پرچے فی ۴ر ۲۶ سے ۱۰۰ تک فی ۴ر اس سے زیادہ منگانے والے اصحاب کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ یعنی ۳ر فی پرچہ انہیں پڑیگا۔ جو پانچ آنے پر فروخت کیا جائے۔ محصولڈاک دفتر کے ذمہ ہوگا:

اب قطعاً توقف نہ فرمائیں۔ اور بہت جلدی مطلع کریں۔ کہ کتنے پرچے آپ کو بھیجے جائیں ؛

خاتم النبیین نمبر اور احباب کرام

چھٹی فہرست

نمبر	نام	تعداد	نمبر	نام	تعداد
۱	کنٹینینٹل موٹر ہاؤس کلکتہ	۶۰	۱۴	سلطان احمد صاحب مدرس پیر خانہ۔ ڈاکخانہ جبالی	۲
۲	سراج الحق صاحب سکرٹری پٹیالہ	۲۶	۱۵	محمد عظیم صاحب کلرک کرنال	۵
۳	عبد الہادی صاحب رنگامٹی	۹	۱۶	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی	۵
۴	غلام حسین صاحب بانسدا سٹیٹ	۵	۱۷	حبیب الرحمٰن صاحب انگلش ٹیچر پاکپٹن	۵
۵	قاضی محمد حنیف صاحب ضلعدار نہر کرشن گڈھ	۱۰	۱۸	مرزا حسین بیگ صاحب کھڑکا	۴
۶	محمد شفیع صاحب آڈٹ آفس کوئٹہ	۴	۱۹	رسالدار محمد یعقوب خاں صاحب ویٹرنری ہسپتال میرٹھ	۴
۷	چوہدری کرم الٰہی صاحب نمبردار کرم پور	۸	۲۰	سید اختر احمد صاحب احمدی متعلم ادین	۴
۸	اختر علی صاحب بھاگل پور	۱۰۰	۲۱	عبد اللہ صاحب احمدی جھنگوا	۹
۹	سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد (دکن)	۱۰۰	۲۲	شیر عالم صاحب ہیڈ ماسٹر اجنالہ	۵
۱۰	ملک ہدایت اللہ صاحب پنشنر پولیس خوشاب	۵۰	۲۳	محمد عبد العزیز صاحب فاروقی چک ۲۴۶	۲۳
۱۱	حکیم خلیل احمد صاحب والد دو پور ونگیر	۳۰	۲۴	محمد منیر شاہ صاحب سب پوسٹماسٹر بالاکوٹ	۱۰
۱۲	رشید احمد صاحب سکرٹری ماچھی پور	۱۰	۲۵	محمد عمر صاحب اورسیر جوہی	۱۵
۱۳	شیخ حیات محمد و یعقوب علی صاحب موگا منڈی	۱۰	۲۶	حسین بخش صاحب ٹھیکیداری مال نواں لاہور	۵
			۲۷	محمد خورشید صاحب اورسیر نہر بنگلہ اکبر	۱۰

اعلان متعلق ایڈریس خطوط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں خط لکھنے والے احباب کی خدمت میں واضح ہو۔ کہ وہ اپنے پتے صاف خوشخط اور مکمل لکھا کریں۔ بعض احباب پتہ تو لکھتے نہیں۔ مگر حضور کی خدمت میں آئے دن خط لکھتے رہتے ہیں۔ کہ ہم نے اتنے خط لکھے ہیں کسی کا جواب نہیں آیا۔ اور ساتھ ہی تحریر فرماتے ہیں۔ وہ خطوط بہت اہم مضامین پر مشتمل تھے۔ اس وقت ایک بہن کا خط میرے سامنے ہے۔ جس نے اپنے بچہ کی مرض کی حالت نہایت دردناک الفاظ میں لکھکر حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ہے۔ مگر پتہ نامکمل ہے۔ صرف اپنا نام لکھکر آگے حیدرآباد لکھدیا ہے۔ اب ہم کس پتہ پر خط بھجوا سکتے ہیں۔ وہ بہن تین چار روز جواب کا انتظار کر کے پھر حضور کی خدمت میں خط لکھینگی۔ کہ میں نے فلاں تاریخ خط لکھا تھا مگر جواب نہیں آیا۔ مگر ہم جواب بھیجنے سے معذور ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ پھر احباب کی توجہ مکمل پتہ لکھنے کی طرف منعطف کراتا ہوں :- خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری

اعلان منجانب پریذیڈنٹ کمیشن تحقیقاتی فارم مرکزی

اگر اس سلسلہ میں احباب کوئی تجویز یا تحریک کرنا چاہتے ہیں۔ تو مجھے لکھکر بھیجدیں کمیشن دوران تحقیقات میں ان امور پر جو ضروری ہوں گے توجہ کریگا۔

(خانصاحب) چوہدری نعمت خاں سینیئر سب جج دہلی

بجٹ فارم کی خانہ پری

۱۹۲۹ء و ۱۹۳۰ء کیلئے بجٹ فارم عہدہ داران جماعت ہا کی خدمت میں بھیجدیا گیا ہے خانہ پری ہو کر واپس آنے کا انتظار ہے جن جماعتوں کو یہ بجٹ فارم نہیں پہونچے۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ دفتر بیت المال سے طلب فرمالیں ؛

تکمیل فارم بجٹ جس پر کہ سال بھر کی آمد کا انحصار ہے نہایت ضروری امر ہے کہ بیت المال سے فارم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد مبارک کے ماتحت بھیجے جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضور ایک اعلان میں فرماتے ہیں:-

"تقسیم اشتہارات کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ ہر ایک شہر میں چند اشتہار ایک آدمی کی طرف بھیجے جاتے ہیں اب یہ اشتہار عہدیدار کے نام بھیجے جاتے ہیں۔ پس ہر ایک صاحب جن کے پاس ان اشتہارات کا پیکٹ پہونچے۔ لازم ہے کہ وہ اپنے شہر اور اپنے اردگرد کے لوگوں کو جو سلسلہ بیعت میں داخل ہیں ان اشتہاروں کا مضمون بخوبی سمجھا کر از سر نو عہد اس چندہ کا لیں۔ پھر ان تمام لوگوں کے ناموں کی فہرست مرتب کر کے بھیجدیں" (یہ کام اب بجٹ فارم سے لیا جاتا ہے)

پس حضور کے اس ارشاد کے ماتحت ہر ایک جماعت کا فرض ہے۔ کہ اپنا بجٹ فارم مکمل کر کے ارسال کرے اس سال بجٹ فارم میں چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ بھی رکھا گیا ہے۔ عہدیدار صاحبان چندہ عام کے ساتھ ان ہر دو چندوں کا وعدہ بھی حسب شرح احباب سے لیکر خانہ پری کر دیں۔ جماعت لارنس پور سنگرور۔ کوٹلی ہرنرائن۔ ٹینک پور کیطرف سے بجٹ فارم وصول ہو چکے ہیں۔ جن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دوسری جماعتیں بھی تاریخ مقررہ یعنی ۳۱ر مئی تک اپنی اپنی جماعت کا بجٹ مکمل کر کے دفتر ہذا میں بھیجکر عند اللہ ماجور ہوں ؛

ناظر بیت المال قادیان

تلاش دو لڑکے ایک احمد نواز پسر حق نواز خاں صاحب عمر ۱۴ سال رنگ گندمی آنکھیں موٹی جسم دبلا پتلا۔ قد میانہ اور دوسرا محمد احمد پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عمر ۱۲ سال جسم دبلا پتلا منہ پر چیچک کے خفیف داغ آنکھیں چھوٹی۔ کہیں بھاگ گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملیں۔ تو انہیں قادیان پہونچا دیا جائے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

مسلمانوں کے اتحاد کا واحد طریق

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک کی کامیابی

مسلمانوں میں اتحاد کا ذریعہ

آج مسلمانان عالم بالعموم اور مسلمانان ہند بالخصوص جس نازک دور میں سے گذر رہے ہیں۔ وہ اس قدر ظاہر و باہر ہے کہ اس پر کسی تبصرہ کی حاجت نہیں۔ دردمندان ملت یہ حالت دیکھکر نہایت مایوس ہو رہے تھے۔ لیکن اس سے نجات حاصل کرنے کا کوئی راستہ انہیں سوجھائی نہ دیتا تھا۔ عین اس یاس و نومیدی کے عالم میں مسلمانوں کی اعانت و دستگیری کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے سامان پیدا کر دئے گئے۔ ان کی رہنمائی کے لئے غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا۔ اور مسلمان قوم کے ہمدردوں کو کامیابی اور کامرانی کی شعاع کی ایک جھلک دکھائی دینے لگی۔ یعنی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ نے مسلمانوں کو بتایا کہ اگر وہ اپنے اندرونی اختلافات مٹانے کے بعد مشترکہ فوائد کے لئے متحد ہونے کی امید رکھیں گے تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اور اغیار کی جارحانہ کارروائیاں بہت جلد انہیں تباہ و برباد کر کے رکھدینگی۔ ان کی بہتری اسی میں ہے۔ اور وہ دنیا میں اسی صورت سے باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکتی ہیں۔ کہ اندرونی اختلافات کو گوارا کرتے ہوئے مشترکہ مسائل میں متحدہ و متفقہ طور پر جدوجہد کریں۔ وہ اپنی جداگانہ خصوصیات اور سرگرمیوں کو بھی شوق سے جاری رکھیں۔ لیکن قومی مفاد پر ان کا کوئی بُرا اثر نہ پڑنے دیں۔ بلکہ مشترکہ قومی مسائل کے حل میں اپنی تمام منتشر طاقتوں کو مجتمع کر کے صرف کر دیں۔ چنانچہ آپ نے ایک دفعہ اس بارے میں فرمایا:۔

"میں کہتا ہوں۔ تم اپنی اپنی خصوصیات کو قائم رکھو۔ مگر جو مشترکہ مسائل ہیں۔ ان میں تو مل کر کام کرو۔ جاؤ ہندؤوں سے جاکر پوچھو۔ کیا وہ اس لئے اسلام پر حملے کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اگر اس لئے نہیں بلکہ اس لئے کرتے ہیں کہ مسلمان مسلمان کیوں ہیں۔ تو پھر اسلام کو بچانے کے لئے ایک نقطہ پر جمع ہونے میں سنیوں اور دوسرے مسلمانوں کو کیا عذر ہو سکتا ہے۔ ..... مخالفین اسلام اس لئے حملہ کرتے ہیں۔ کہ مسلمان خدا کی توحید کے قائل ہیں۔ اور کوئی مسلمان ہے۔ جو توحید کا قائل نہ ہو؟ ... پھر سب مسلمان مل کر کیوں مخالفین اسلام کا مقابلہ نہ کریں۔ اسلام کے مٹنے سے احمدیوں کا ہی نقصان نہیں۔ بلکہ سب مسلمانوں کا نقصان ہے"

اس امر پر زور دیتے ہوئے آپ نے یہاں تک فرمایا:۔

"اگر مسلمان اس (باہمی افتراق) سے باز نہیں رہ سکتے۔ تو انہیں چاہئیے مر جائیں۔ اور مٹ جائیں۔ کیونکہ انہیں کبھی کامیابی نہ ہو گی" (الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء)

اسی طرح اس کے متعلق حضور نے اس سے قبل اور اس کے بعد بھی بہت زوردار الفاظ میں اور پیہم اصرار کے ساتھ مسلمانوں میں یہ تحریک جاری رکھی۔ چونکہ یہ تحریک نہایت ہی مفید۔ اسلام کے لئے منفعت بخش۔ اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے نہایت اہم اور ضروری ہونے کے علاوہ نہایت ہی نیک نیتی اور خلوص دل سے کی گئی تھی۔ اس لئے اثر کئے بغیر نہ رہی اور آج اہل درد مسلمانوں کے قلوب اس تحریک کی طرف متوجہ ہو رہے۔ اور اسے مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دے رہے ہیں

اواخر دسمبر ۱۹۲۸ء میں دہلی میں جو آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں تمام مختلف الخیال والعقائد مسلمانوں نے ملکی سیاسی مطالبات کے متفقہ اصول کو جس طرح متفقہ حیثیت سے طے کیا۔ وہ بجائے خود اس تحریک کی کامیابی کی ایک دلیل ہے۔

اس کانفرنس کے بعد عام مسلمانوں کو کانفرنس کے فیصلوں پر کاربند کرنے اور انہیں اس پر قائم رکھنے کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے اواخر مارچ میں ایک اجلاس پھر دہلی میں منعقد کیا گیا۔ اور اس معاملہ کو عملی صورت دینے کے لئے ایک مجلس ترتیب دی گئی جس کا یہ فرض قرار دیا گیا۔ کہ وہ مسلمانوں کی ایک متحدہ مجلس کا دستور العمل تیار کرے۔ اب اس مجلس نے دستور العمل کا مسودہ مرتب کر کے پیش کر دیا ہے۔ جس میں سب سے ضروری بات یہ قرار دی ہے۔

"مجلس کی غرض و غائت یہ ہو گی۔ کہ مسلمانوں کی تمام آل انڈیا مجالس اور نمائندہ افراد میں اشتراک عمل پیدا کرے۔ تا وہ سب ملکر ان مسائل کے متعلق مسلمانوں کی حقیقی رائے کا اظہار کر سکیں۔ جو اس وقت زیر غور ہیں۔ لیکن یہ مجلس مختلف مجالس و افراد کے دوائر عمل سے کوئی تعرض نہ کریگی" (انقلاب یکم مئی)

اس سے ظاہر ہے کہ آج سے بہت عرصہ قبل اتحاد و اتفاق کا جو طریق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے مسلمانوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ آج اس کی معقولیت کو تمام صاحب دماغ اصحاب تسلیم کر رہے ہیں۔ چونکہ مسلمانوں کی قومی زندگی کی تعمیر کے لئے یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔ اس لئے ہر بہی خواہ قوم کا فرض ہے۔ کہ اس تحریک کو مقبول بنانے کے لئے خلوص دل سے کوشش کرے۔ تا مسلمان اپنی قوت و طاقت کو یکجا کر کے نہ صرف اپنی حفاظت کر سکیں۔ بلکہ اپنے غصب شدہ حقوق بھی حاصل کر لیں

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ بعض خود غرض اور کینہ ور مسلمانوں کی طرف سے اس کی مخالفت پہلے بھی کی گئی۔ اور آئندہ بھی کی جائیگی۔ کیونکہ وہ اپنی کامیابی اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمان کسی مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع نہ ہو سکیں۔ لیکن ان کی مطلقاً کچھ پرواہ نہ کرنی چاہئیے۔ انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اور اپنی فلاح کی کوشش میں پورے انہماک سے لگ جانا چاہئیے ؛

سیواجی کی پیروی کی تلقین

آریہ اخبار ملاپ (۵ مئی) لکھتا ہے:۔

"پونہ یکم مئی۔ ریاست بھور کے موضع پردوشی میں شیواجی میموریل کا سنگ یادگار رکھنے کی رسم کل شام کو ریاست بھورا اور پونہ کے بہت سے معززین کی موجودگی میں ادا کی گئی۔ اپنی تقریر کے دوران میں دربار بھور نے فرمایا۔ کہ ہمیں اس امر کا فخر ہے۔ کہ مہاراج شیواجی اور آپ کے ساتھیوں نے اس ریاست کے موضع پردوشی میں .... سیوراجیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ مہاراج کے زمانہ کی طرح لوگ اب بھی مل کر کام کریں گے"

سیواجی نے جس طرح سوراجیہ کی بنیاد رکھی تھی وہ کسی تاریخ دان سے پوشیدہ نہیں۔ ایسے وقت میں خاص اس مقام پر جہاں سے اس نے فتنہ بغاوت کو شروع کیا۔ اس کی یادگار قائم کرنا اور معززین کی موجودگی میں ایک باشادر صاحب سورخ والئے ریاست کی طرف سے "مہاراج کے زمانہ کی طرح مل کر کام کرنے" کی دعوت دینے کے سوا اس کے اور کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ اسی طرح جتھے بنا کر لوٹ مار اور ڈاکہ زنی و غارتگری کے ذریعہ حکومت وقت کو پریشان کیا جائے جس طرح سیواجی اور اس کے ساتھیوں نے کیا تھا۔

حکومت برطانیہ ان ملکی فتنہ انگیزیوں کا منبع جو اس وقت

ملک کے طول و عرض میں ہیجان عظیم پیدا کرنے کا موجب ہو رہی ہیں۔ ایسی سرگرمیوں میں بخوبی تلاش کر سکتی ہے۔

رہتک کے ہندو جاٹوں کی بربریت

۱۴ر اپریل سنہ ۱۹۲۹ء کو رہتک کے ہندو جاٹوں نے غریب الوطن مسلمان اوڈوں کے ایک قافلہ پر جو بدقسمتی سے اس راستے سے گذر رہا تھا۔ حملہ بول دیا جس کے نتیجہ میں دو مسلمان مرد اور دو بچے وہیں جاں بحق ہو گئے۔ کئی مرد۔ عورتیں حتیٰ کہ شیرخوار بچے مہلک طور پر زخمی ہوئے۔ دو مرد۔ دو لڑکے اور ایک عورت غائب ہیں۔ اور ان کا کوئی سراغ نہیں لگ سکا۔ اوڈوں کے بیان کے مطابق ان کا ستر اسی ہزار روپیہ کا نقصان بھی ہوا ہے۔ اس تمام بربریت اور وحشت و درندگی کے لئے بہانہ یہ بنایا گیا۔ کہ اوڈوں کے مواشی نے ان کی فصلوں کو برباد کر دیا۔ حالانکہ ضلع کے سرکاری کاغذات مال میں تحریر ہے۔ کہ قلت باران کے باعث اس سال رہتک اور اس کے نواح میں کوئی فصل ہوئی ہی نہیں۔ سید حبیب صاحب مالک روزنامہ سیاست جو از رہ جذبہ ہمدردی اس معاملہ کی تحقیق کے لئے خود رہتک تشریف لے گئے۔ لکھتے ہیں:-

"میں نے بذات خود تمام میدان جنگ کا معائنہ کیا۔ اور میں میلوں در میلوں تک فصل یا تازہ بریدہ فصل کے نشان تک نہیں دیکھ سکا"

سید صاحب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ اس ضلع میں سوائے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے تمام سرکاری افسر ہندو ہیں۔ مجرموں کو گرفتار کرنے اور تعزیری کارروائی کرنے میں نہایت ہی غفلت اور لاپرواہی سے کام لیا گیا۔ جس سے جرأت پکڑ کر جاٹوں نے دوسرا حملہ کرنے کا انتظام کیا۔ اور اس کے لئے بہت دور دور سے پانچ ہزار کی تعداد میں جاٹ اکٹھے ہوئے۔ لیکن بروقت اطلاع مل جانے پر ڈپٹی کمشنر صاحب معہ دیگر افسران پولیس کے موقعہ پر پہنچ گئے۔ مگر علاقہ کے بااثر غیر سرکاری لوگ افسران کو عمداً گاؤں کی دوسری جانب لے گئے۔ حالانکہ اسی گاؤں کے دوسری طرف جاٹ جمع تھے۔ آخر ڈپٹی کمشنر صاحب اطلاع ملنے پر وہاں گئے۔ اور مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ لیکن جاٹوں کے حوصلے اس قدر بڑھے ہوئے تھے۔ کہ انہوں نے انکار کر دیا۔ اور جب تک ان پر حملہ نہ کیا گیا۔ وہ نہ ہٹے۔

سید صاحب لکھتے ہیں تفتیش میں بہت بے قاعدگیاں ہو رہی ہیں۔ شناخت کے دوران میں بہت گڑبڑ کر دی جاتی ہے اور مجرم کے شناخت ہو جانے کے بعد بھی اسے غائب کر دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اوڈوں نے ۲۵ راہیوں کو شناخت سے انکار کر دیا۔

کون درد مند انسان ہوگا۔ جو ان روح فرسا حالات کو سن کر تھرا نہ اٹھیگا۔ اور مظلوموں سے ہمدردی کرنے پر مجبور نہ ہوگا۔ لیکن کس قدر افسوس ہے کہ ہندو پریس جو معمولی معمولی باتوں کو لے اڑتے اور رائی کا پہاڑ بنانے کے عادی ہیں۔ اس بربریت کے خلاف کوئی آواز بلند نہیں کی ۞

جیکب آباد میں ہندوؤں کا قتل

خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ علاقہ سندھ میں کسی مسلمان نے فائر کر کے بعض ہندوؤں کو قتل کر دیا۔ اس کے متعلق ایک وجہ تو قاتل کا دماغی نقص بتائی جاتی ہے۔ اور دوسری یہ کہ پہلے ہندوؤں نے ایک مسلمان لڑکے کو ہلاک کر دیا۔ جس پر مشتعل ہو کر اور جذبہ انتقام کے ماتحت مسلمان نے ایسی حرکت کی۔ اگر دوسری وجہ صحیح ہے۔ تو قاتل ہندوؤں کی فتنہ انگیزی نہایت ہی قابل تاسف ہے۔ لیکن اس مسلمان کی حرکت بھی کچھ کم قابل مذمت نہیں۔ خواہ اس نے سخت اشتعال میں ہی ایسا کیا۔ بہتر تھا کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیتا۔ ہم اس فعل کی پورے طور پر مذمت کرتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے میں اس نے نہ صرف قانون شکنی کی ہے۔ بلکہ اسلامی حکم کی خلاف ورزی کا بھی ارتکاب کیا ہے

اردو رسم الخط اور حکومت کا سرکلر

فری پریس کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں کو لکھا ہے۔ کہ اردو رسم الخط کو رومن رسم الخط سے تبدیل کرنے کے امکان پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔ اگرچہ ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ صوبجاتی حکومتوں کے مشورہ کے بعد حکومت ہند اس کے متعلق آخری فیصلہ کیا کریگی۔ لیکن آخری فیصلہ سے قبل اردو رسم الخط کو بدل دینے کے نقصانات سے حکومت کو آگاہ کر دینا ہندوستانی پریس کا ایک ضروری فرض ہے۔ ہندوستان بلحاظ تعلیم پہلے ہی دنیا کے متمدن ممالک میں سب سے پیچھے ہے اور ہندوستان کا تمام کا تمام سرمایہ علم و ادب اردو زبان میں ہے۔ بہت تگ و دو اور کوشش و سعی کے بعد ہندوستانی معمولی اردو کی نوشت و خواند پر مائل ہو رہے ہیں۔ اب اگر اسے ترک کر دیا گیا۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ ہندوستان کے علم ادب کو ایسا شدید دھکا لگیگا کہ صدیوں میں بھی اس کی تلافی ناممکن ہو جائیگی۔ اور ترقی تعلیم میں ایک زبردست رکاوٹ پیدا ہو جائیگی۔ بلکہ موجودہ پڑھے لکھے لوگ بھی جاہل ہو جائیں گے

اس کے علاوہ ایک اور نقصان یہ ہوگا۔ کہ اردو زبان کے وہ تمام الفاظ جن میں غ۔ ژ۔ ق۔ ض۔ ث۔ ع۔ ذ۔ ظ وغیرہ حروف داخل ہیں۔ زبان سے خارج کرنا پڑینگے۔ کیونکہ رومن میں ان کے قائم مقام کوئی الفاظ نہیں ہیں۔ اور اس صورت میں علمی طور پر جو نقصان تمام دنیا کو پہنچیگا۔ وہ یہ ہے کہ ماہرین علم لسان الفاظ کے اصلی ماخذ تلاش نہیں کر سکیں گے۔

ایسی کارروائی مسلمانوں کے لئے خاص طور پر اس لئے بھی نقصان دہ ہوگی۔ کہ ان کا مذہبی لٹریچر بہت کچھ اردو میں ہے جسے عربی سے ترجمہ کرنے میں بزرگوں نے بہت سی محنتیں کی ہیں

پس اس سوال کے حل کے وقت حکومت کو یہ سب امور مدنظر رکھنے چاہئیں۔ اور ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔ جو سارے ملک میں ابتری پھیلا دے ۞

جدید خلافت کمیٹی

معلوم ہوا ہے۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا شفیع داودی اور سید مرتضیٰ وغیرہ کے لاہور آنے پر ۵ مئی کو ایک نئی خلافت کمیٹی کی طرح ڈالی گئی ہے۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ آخر اس نام میں کونسی خصوصیت ہے۔ کہ اس سے کسی نہ کسی کمیٹی کا وابستہ ہونا ازبس ضروری ہے۔ سینکڑوں ہزاروں مسلم ادارات ملک میں موجود ہیں اور ایک خادم ملت کے لئے ان سے تعاون کر کے خدمت کا بہت موقعہ ہے لیکن ان سب کو چھوڑ کر نئی خلافت کمیٹی مرتب کرنا قرین دانشمندی نہیں۔ جبکہ ان لوگوں کی مزعومہ خلافت کا دنیا میں نام و نشان بھی باقی نہیں۔ خلافت کمیٹی کے ارکان کی چونکہ مسلمانوں کی نظر میں کوئی وقعت باقی نہیں رہی۔ اس لئے اس نام سے کوئی مجلس مرتب کرنا کسی فائدہ کا موجب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ نقصان ہوگا۔ کہ اس نام کی نسبت سے لوگ اسے بھی ناقابل اعتماد جماعت تصور کر کے کچھ زیادہ توجہ نہ دینگے۔ اور وہی رہنمایان قوم جو کسی دوسرے نام سے بہت اچھا اور مفید کام کر سکتے۔ اس نام کے طفیل اپنے راستہ میں بہت سی مشکلات اور روکاوٹیں پیدا کریں گے۔ اور ہمارا تو ایمان ہے۔ کسی خلافت یا اس کی کسی معاون انجمن کا آج دنیا میں کامیاب ہونا خدا تعالےٰ کی غیرت کے خلاف ہے۔ خلافت ٹرکی کے ساتھ ہی ہندوستانی خلافت کمیٹیوں کی بربادی و تباہی ایک مرقع عبرت ہے۔ اب حقیقی خلافت وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ نے قائم کی۔

ہندو مسلم ذہنیت

ہندو سورج گرہن کے موقعہ پر کوروکھشیتر میں اشنان کرنا موجب ثواب خیال کرتے ہیں۔ اس سال محکمہ اطلاعات پنجاب نے اعلان کیا تھا۔ کہ کوروکھشیتر میں سورج گرہن دکھائی نہیں دیگا۔ اس کے علاوہ پنجاب کے اکثر مقامات پر ہیضہ کے آثار ہیں۔ اور ایسی حالت میں لاکھوں ہندوؤں کے اکناف ملک سے ایک جگہ جمع ہونے سے اس وباء کے زیادہ پھیل جانے اور عالمگیر شکل اختیار کر لینے کا امکان ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر حکومت نے میلہ کوروکھشیتر کو بند کر دیا تھا۔ لیکن ہندوؤں نے اسے مذہبی مداخلت سے تعبیر کیا۔ اور اس سلسلہ میں ایک وفد لالہ موہن لال ایم ایل۔ سی کی سرکردگی میں ملک فیروز خاں صاحب نون کے پاس گیا ۞

آریہ اخبار ملاپ (۵ مئی) کا بیان ہے:-

"آنریبل مسٹر فیروز خان نون وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے ڈیپوٹیشن کو تہ دل سے قبول کیا۔ اور اس کی شکایات پر توجہ دی اور کہا۔ کہ لگائی ہوئی پابندیاں اٹھا دی جائینگی"۔

ایک نہایت معمولی معاملہ تھا۔ اس سے قبل بھی ایسا ہو چکا ہے۔ کہ گو وہ کشمیر میں سورج گرہن نظر نہ آنیکی صورت میں وہاں میلہ نہیں لگایا گیا۔ پھر گورنمنٹ ممانعت کی حامی ہے صحت عامہ کا تقاضا یہی ہے۔ لیکن جب ہندو وفد وزیر صاحب کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔ تو وہ نہایت توجہ سے ان کی شکایات رفع کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

اس معاملہ کو ایک طرف رکھئے۔ اور دوسری طرف یہ دیکھئے۔ کہ مسلمان تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ گورنمنٹ کا قانون ہے۔ کہ پسماندہ طبقوں کو خاص مراعات دی جائیں لیکن مسلم معززین کا ایک وفد گورنمنٹ کی مراعات نہیں بلکہ اپنے جائز حقوق حاصل کرنے کے لئے ہندو وزیر تعلیم کے پیش ہوتا ہے۔ مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ناکام واپس آتا ہے۔ یہ ہے ہندو مسلم ذہنیت میں نمایاں فرق۔

آریہ اور گورنمنٹ

چند ہی دن ہوئے۔ آریہ اخبارات میں لکھا گیا تھا۔ کہ یہ مسلمانوں کی کمزوری ہے۔ کہ وہ آریوں کی تحریروں کا خود کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ اور گورنمنٹ کو ان کے خلاف کارروائی کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہتے ہیں۔ فلاں مضمون ضبط کر لو۔ فلاں تحریر پر مقدمہ چلاؤ۔ آریوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ وہ دلائل کے ساتھ جواب دے سکتے ہیں۔ اگرچہ آریوں کے گذشتہ حالات ان کے اس دعویٰ کی قطعاً تغلیط کرتے ہیں۔ لیکن ہم ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔

لکھر کے ایک مسلمان اخبار دعوت اسلام کے کسی مضمون کے متعلق آریہ اخبار پرکاش (۲۸ اپریل) واویلا کرتا ہوا لکھتا ہے "کیا گورنمنٹ بتلائے گی کہ اس نے دعوت اسلام کے خلاف آریہ سماجیوں کے جائز مطالبہ کے متعلق کوئی کارروائی کی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں"؟

عجیب بات ہے۔ اگر آریہ مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے گورنمنٹ پر زور ڈالیں تو اُسے "جائز مطالبہ" قرار دیا جائے لیکن اگر مسلمان آریوں کی کسی شرانگیزی کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلائیں۔ تو اسے مسلمانوں کی کمزوری اور دلائل سے تہی دستی سمجھا جائے۔

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ آریہ چاہتے ہیں۔ خود تو درشت کلامی اور بدزبانی کرتے رہیں۔ اور مقابل میں کوئی انہیں جواب بھی نہ دے اور اگر کوئی جواب میں کچھ لکھتا ہے۔ تو گورنمنٹ کے پاس دوڑے جاتے ہیں۔ بہتر ہو۔ کہ آریہ صاحبان جو کچھ لکھیں تہذیب اور شرافت کے ساتھ لکھیں تا نہ تو مسلمانوں کو ان کے متعلق گورنمنٹ کو توجہ دلانے کی ضرورت ہو اور نہ انہیں خود گورنمنٹ کے آگے چیخنا چلانا پڑے

اشارات

اخبار "سول" نے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ عید الضحٰی کے موقعہ پر گائے کی قربانی نہ کریں۔ بلکہ بھیڑ بکری کی کریں۔ تا ہندوؤں کی دل آزاری نہ ہو۔ اور ملک میں بدامنی نہ پھیلے۔

ایک نیم سرکاری اخبار کی طرف سے ملک میں امن قائم رکھنے کا یہ طریق پیش ہونا بتاتا ہے۔ کہ ایک طاقتور اور زبردست حکومت کا شیر بھی قیام امن کے لئے قلیل التعداد قوم کا حق کثیر التعداد قوم کی خوشنودی کے لئے قربان کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔ اور حق بھی وہ جو کسی دنیوی طاقت کا دیا ہوا نہیں بلکہ خدا تعالےٰ نے عطا کر رکھا ہے

یہ بات جہاں "از روئے قانون قائم شدہ حکومت" کے لئے باعث شرم ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر کرتی ہے۔ کہ دوسروں کو مشورہ دینا اور "قیام امن کا طریق" بتانا بہت آسان ہے۔ لیکن خود اس پر عمل کرنا اور امن پسندی کا ثبوت دینا بہت مشکل ہے مسلمان اگر عید کے موقعہ پر گائیں ذبح کرتے ہیں۔ تو نہ صرف اس لئے کہ ان کے مذہب نے انہیں اس کی اجازت دی ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ان کی غربت اور فلاکت تقاضا کرتی ہے۔ کہ قربانی کے مذہبی فریضہ کی ادائگی کے لئے نسبتاً آسان طریق اختیار کریں۔ اور ظاہر ہے بھیڑ بکری کی نسبت گائے کی قربانی آسان ہوتی ہے۔ اس لئے کہ ایک گائے میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں گورہ شاہی فوجوں اور دوسرے سفید فام لوگوں کے لئے جو گورنمنٹ کی طرف سے روزانہ ہزارہا گائیں ذبح کی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق کبھی سول نے یہ "مشورہ" دینے کی تکلیف گوارا نہ کی کہ گائے کی بجائے بھیڑ بکری ذبح ہوا کرے اور نہ کبھی ان کا ذبح ہونا قیام امن میں مخل سمجھا گیا۔

سوال صرف یہ ہے اگر عید الضحٰی پر گائے کی قربانی کرنے کے باعث ہندوؤں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے چھاؤنیوں میں روزانہ گائیں ذبح ہونے پر انہیں کوئی رنج محسوس نہ ہو۔ پھر اگر قیام امن کے لئے مسلمانوں کو مذہبی فریضہ کی ادائگی سے باز رہنے کا مشورہ دیا جا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ گورنمنٹ سے یہ نہ کہا جائے۔ کہ وہ فوجوں کے لئے گائیں ذبح کرنے کی ممانعت کر دے

گورنمنٹ اگر خود اس بارے میں ہندوؤں کی ناپسندیدگی کی کوئی پرواہ نہیں کرتی۔ اور اسے اس وجہ سے ملک میں بدامنی پیدا ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اور اگر خطرہ ہو۔ تو اسے بآسانی دور کر دینے کی طاقت رکھتی ہے تو اس کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ گائے ذبح کرنے کی وجہ سے اگر مسلمانوں کے خلاف شورش پیدا ہو۔ تو اس کا اچھی طرح قلع قمع کرے۔ اور مسلمانوں کو اپنے حق سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کا موقعہ دے۔ یہ نہیں کہ مسلمانوں کو تو ایک مذہبی فرض سے باز رہنے کی تلقین کی جائے اور ساتھ ہی ایک طاقتور اور کثیر التعداد قوم کی طرف سے بدامنی کا خوف دلایا جائے۔ مگر خود اپنی طاقت کے بل بوتے پر دھڑا دھڑ گائیں ذبح کی جائیں۔

جیسا کہ دنیا کا عام قاعدہ ہے کہ طاقت ور کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کسی کمزور کی حق تلفی کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ اسی طرح "سول" نے ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کو گائے کی قربانی ترک کر دینے کا مشورہ دیا۔ لیکن وہ یہ بھول گیا کہ جب تک اس مشورہ میں سے اپنے آپ اور گورنمنٹ کو وہ شامل نہ کرے گا۔ اس وقت تک ہندو صاحبان نہ صرف اس سے خوش نہ ہونگے۔ بلکہ اسے ایک ایسا مسخرہ سمجھینگے جو بات تو خوش کن کہتا ہے۔ لیکن جو کچھ کہتا ہے اس میں حقیقت کچھ نہیں ہوتی

بجائے اس کے ہندو ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ہی "سول" کا شکریہ ادا کرتے۔ جس کا اسے بیحد انتظار ہوگا۔ ہندوؤں کے نزدیک اس بارے میں وہ اور اس کی گورنمنٹ مسلمانوں سے بھی زیادہ گناہ گار ہے۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" (۵ مئی) لکھتا ہے۔

"سول ملٹری گزٹ کا تعلق موجودہ حکومت سے ہے۔ اور موجودہ حکومت گئو ہتیا کے گناہ میں سب سے زیادہ مبتلا ہے ابھی اسمبلی کے پچھلے ہی اجلاس میں فوجوں کو بیف (گائے کا گوشت) وغیرہ دینے کے متعلق جو حالات ظاہر ہوئے تھے۔ وہ کتنے خوفناک تھے۔ چھاؤنیوں میں ہر روز جو ہزارہا گوئیں ذبح ہو رہی ہیں۔ سب سے پہلے انہیں بند کرانا چاہئے۔ اگر سول ملٹری گزٹ سچ مچ ہندوستان کے امن و امان کا خواہاں ہے۔ تو وہ سب سے پہلے چھاؤنیوں میں گئو ہتیا بند کرائے"۔

اب انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ "سول" سب سے پہلے حکومت کا گناہ معاف کرانے کی کوشش کرے۔ کیونکہ ہندوؤں کے نزدیک موجودہ حکومت گئو ہتیا کے گناہ میں سب سے زیادہ مبتلا ہے" اور پھر مسلمانوں کو مشورہ دینے کی تکلیف گوارا کرے۔ ورنہ محض مسلمانوں کے عید کے موقعہ پر گائے کی قربانی نہ کرنے سے ہندوستان میں امن نہیں قائم ہو سکتا۔ کیونکہ ہندو صاف صاف کہ رہے ہیں جب تک سب سے پہلے چھاؤنیوں میں گئو ہتیا بند نہ ہو امن نہیں قائم ہو سکے گا

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور ہم

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ہم نے "الفضل" مورخہ یکم مارچ ۱۹۲۹ء میں مولوی صاحب موصوف کو ان کی "غلط بیانیوں" والے مضمون کا فیصلہ کرانے کے لئے ایک کھلی چٹھی کے ذریعہ سے خطاب کیا تھا۔ امید تھی۔ کہ اب آپ کی خاموشی ختم ہوگی اور آپ قلم کو حرکت دینگے۔ مگر افسوس کہ یہ امید پوری نہ ہوئی۔ مولوی صاحب نہ میدان میں آئے۔ اور نہ آ سکتے ہیں۔ ہاں ایک شخص سے جو اپنا نام "محمد عبداللہ معمار" لکھنا باعث فخر سمجھتا ہے۔ چند سطور لکھوا کر ۲۲ مارچ کے اہلحدیث میں شائع کرا دی ہیں۔ معمار موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

"جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔ آپ نے اہلحدیث ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء میں بعنوان "خلیفہ قادیانی کی غلط بیانی" خلیفہ قادیانی کی چار غلط بیانیاں ظاہر کی تھیں۔ جن کے جواب میں مولوی اللہ دتا جالندھری مرزائی نے الفضل ۲۰ جولائی میں قلم اٹھایا تھا جس میں حسب سنت مرزا بہت کچھ ہاتھ پیر مارے تھے۔ اس کے جواب میں آپ نے اہلحدیث ۱۷ اگست میں قلم اٹھایا تھا۔ اور فیصلہ کے لئے ثالث کا تعین چاہا تھا۔ مگر اس شرط پر کہ فریق مخاطب خود خلیفہ قادیان ہو۔ جو اصل قائل ہے۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ خلیفہ قادیانی سامنے آنے کا حوصلہ کرتے۔ مگر ان کی جگہ پھر وہی اللہ دتا صاحب آ گئے (حوصلہ کی بھی ایک ہی کہی ناقل) چنانچہ ۱۶ فروری کے الفضل میں جالندھری صاحب نے پھر آپ سے تقاضا کیا ہے۔ اس لئے ان حضرت کے مقابلہ میں خاکسار کھڑا ہو (قابلیت شما از عبارت شما ظاہر شد) پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ خلیفہ قادیانی کی چار باتوں کے متعلق میرے ساتھ فیصلہ کریں۔ میں قرآن۔ حدیث اور اقوال مرزا صاحب پیش کرونگا"

ان سطور میں صاحب موصوف نے جس عمارت کی تعمیر کا قصد کیا ہے۔ اس کی پہلی اینٹ ہی غلط رکھی گئی ہے۔ آپ نے عالم بے خودی میں "جناب مولانا" کے اشارہ سے یہ الفاظ لکھے۔ مگر اتنا غور نہ فرمایا۔ کہ ان کی زد سب سے پہلے مولانا صاحب پر ہی پڑتی ہے۔ باوجودیکہ آپ کے مولانا دو مرتبہ ہمارے استدلال کو توڑنے کی سعی ناکام کر چکے ہیں۔ مگر آپ فرماتے ہیں:

"میں اعلان کرتا ہوں کہ خلیفہ قادیانی کی چار باتوں کے متعلق میرے ساتھ فیصلہ کریں۔ میں قرآن۔ حدیث اور اقوال مرزا صاحب پیش کروں گا"

آپ کون ہیں "خواہ مخواہ" بھائی آپ سے کیوں فیصلہ کریں "مولانا" کا قلم ٹوٹ گیا یا زبان گنگ ہو گئی ہے۔ آخر معذوری کیا ہے۔ جو آپ دخل در معقولات دے رہے ہیں۔ پھر آپ "قرآن اور حدیث پیش کرینگے" خوب۔ "مولانا" نے کیا پیش کیا تھا۔ یا آپ کو ان سے بھی بڑھ کر غلط تاویلات بیان کرنے میں طولی حاصل ہے۔ خیر کچھ بھی ہو ہر سمجھدار انسان اس عبارت سے بخوبی جان سکتا ہے۔ مخالفین کے دل بھی مانتے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب قرآن مجید اور احادیث کی رو سے کوئی جواب نہیں دے سکے۔ اور میرا خیال ہے۔ مولوی صاحب نے ایسے خط کو شائع کر کے اپنی ذہانت کا ثبوت نہیں دیا۔ بھلا ان اشخاص کو آگے کرنا جن کے حق میں مولانا روم فرما گئے ہیں ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج ✦ تا ثریا میرود دیوار کج

کہاں کا طریق فرزانگی ہے!

ہم نے اپنی کھلی چٹھی میں لکھا تھا۔

"میں اب اس کھلی چٹھی کے ذریعہ آپ سے مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ آپ بہت جلد مقررہ انعام ادا کریں اور اگر آپ کو انعام کی عدم ادائگی کے لئے قانونی یا اخلاقی طور پر کوئی معقول وجہ نظر آتی ہے تو وہ پیش کریں" مقام غور ہے کیا اس مطالبہ کا یہی جواب ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے شائع کیا ہے؟ افسوس ہے کہ دیانتداری اور اخلاقی قوت کا فقدان روز بروز بڑھ رہا ہے ورنہ اعتراف عجز۔ کوئی بڑی بات نہ تھی بقول ظفر علی خان صاحب مولوی ثناء اللہ نے تحریک ہجرت میں مسلمانوں کو بے خانماں ہونے کی ترغیب دی۔ مگر جب آپ کو ہجرت کے لئے کہا گیا۔ تو آپ نے کمال سادگی سے فرما دیا۔ کہ "پھر تحریک ہجرت کو کون زندہ رکھیگا" گویا آپ قدیم سے مبارزہ اور تحمل شدائد کو دیکھ کر "فر بفر" کی گردان کرنے کے عادی ہیں۔ ہم نے آپ کو گھر تک پہنچا دیا ہے۔ اب آپ نے "شیر پنجاب" ہونے کے ثبوت میں "محمد عبداللہ معمار" کو پیش کیا۔ ہم صاحب موصوف کو بتا دینا چاہتے ہیں اگر آپ کو بھی اس کارزار میں نبرد آزمائی کا شوق چرایا ہے۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ ہمیں کوئی انکار نہیں۔ مگر دیانتداری کا تقاضا ہے۔ کہ حریف شکست خوردہ کا اقرار ضروری ہے مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے اس بارہ میں تین مرتبہ لکھا جا چکا ہے۔ اور تین مرتبہ ہی ہم لکھ چکے ہیں۔ آئندہ اگر مولوی صاحب موعودہ انعام چار صد روپیہ ادا کریں۔ تو پھر آپ بھی طبع آزمائی کر لیں ورنہ دنیا پر روشن ہو چکا ہے۔ کہ مولانا کے انعامی دعاوی آج کل اشتہاری حکیموں کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ آپ کسی مرد خدا (علیہ السلام) کی نقل میں ایسا کیا کرتے ہیں۔ مگر اصلی اور نقلی شیر میں کیا نسبت؟ بہر حال اگر مولوی صاحب انعام ادا کر دیں۔ یا معمار صاحب یا کسی دوسرے کے حق میں دستبرداری دیدیں تو آپ بھی شوق سے لکھئے۔ ورنہ اہلحدیث کے اوراق سیاہ کرنے سے کیا فائدہ! ہاں آپ پر یہ واضح رہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اب یہ شرط پیش کرنا کہ "فریق مخاطب خود خلیفہ قادیانی ہو" سراسر دھوکہ دہی ہے مولوی صاحب اس سلسلہ کے سب سے پہلے مضمون (اہلحدیث ۱۳ جولائی) میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ چکے ہیں۔ کہ:-

"اس علمی نابالغ کو ہم کیا کہیں۔ کہنا تو آپ لوگوں سے ہے جنہوں نے علم پڑھنے پر کچھ وقت لگایا ہے۔ اور سمجھنا چاہیں تو سمجھ سکتے ہیں"

جب مولوی صاحب (خاکش بدہن) ہمارے آقا و مطاع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو "علمی نابالغ" قرار دیکر مخاطب ہی نہیں کرنا چاہتے بلکہ ہم لوگوں سے ہی جنہوں نے ان کے زعم میں "مولوی فاضل" وغیرہ پاس کرنے کے لئے عرصہ خرچ کیا ہے۔ مخاطب ہوتے ہیں۔ تو اب وہ کس منہ سے کہتے ہیں کہ "فریق مخاطب خود خلیفہ قادیان ہو" نیز انہوں نے چیلنج جماعت احمدیہ کو دیا۔ اس کا جواب دیا گیا۔ اور ثنائی گنبد کا تار و پود بکھیر دیا گیا۔ آپ نے دو مرتبہ جواب کی کوشش کی۔ مگر منہ کی کھائی۔ اب اور کچھ نہیں تو "معمار" صاحب کو ہی آگے کر دیا سچ ہے ع ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مگر اس جگہ کسی مکان کی تعمیر مطلوب نہیں۔ بلکہ علمی تحقیق مدنظر ہے۔ لہذا جناب "مولانا" کو ہی سامنے آنا چاہئے۔

ہمارے مندرجہ بالا الفاظ اگر عبداللہ صاحب کے لئے کافی نہ ہوں۔ اور ہنوز ان کے دماغ میں "جوش جنون" باقی ہو۔ تو آئیں لبسم اللہ۔ چار صد روپیہ انعامی مجوزہ غیر مسلم ثالث کے پاس جمع کرا دیں۔ اور مولوی ثناء اللہ کی نیابت کا حق حاصل کر کے ان کی "غلط بیانیوں" کا ثبوت فراہم کریں۔ ع پدر نتواند پسر تمام کند۔ اگر ان میں یہ جرأت نہ ہو۔ بلکہ وہ بھی "شیرنیستان" کے عملی مرید ثابت ہوں۔ تو دنیا سمجھ لے کہ اہلحدیث کے سب سے بلند آہنگ دعوٰی کا جب یہ حال ہے۔ تو باقیوں کی کیا حقیقت ہوگی۔ ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل قادیان

۲ جون کے جلسوں کیلئے انگریزی لٹریچر

سنجیدہ۔ فہیم اور مشتاق انگریزی خوان پبلک میں تقسیم کی غرض سے مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ عبادان نے ہمیں کچھ نہایت مفید انگریزی لٹریچر دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لہذا بنگال۔ بہار مدراس۔ اور دیگر تعلیم یافتہ مقامات کے دوستوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ تین سو صفحات کی ایک مجلد کتاب کے لئے ۱ ر کے ٹکٹ بھیج کر دفتر ترقی اسلام سے منگا لیں۔

فتح محمد سیال سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

خدا تعالےٰ کے فضلوں کی بارش

۱۵۷ نئے احمدی احمدیہ سکول کو معقول گرانٹ

سال رواں کے شروع سے لیکر اب تک میں اکثر تبلیغی سفروں پر رہا ہوں۔ رمضان کے اندر بھی بعض ضروری سفر پیش آ گئے۔

تبلیغی سفر لیکچروں اور گفتگوؤں کے ذریعہ ہزاروں بندگان خدا کو خدا تعالےٰ کا کلام سنانے کی توفیق ملی۔ اور حضرت احمد کے ظہور کی خبر دیکر اور یہ بتاکر کہ آپ کی اطاعت کا جوا گردن پر اٹھائے بغیر آج خدا کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپکی غلامی میں شامل ہونے کی لوگوں کو دعوت دی ؛

۱۵۷ نئے احمدی خدا کا شکر ہے۔ کہ ان سفروں کے دوران میں مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر ۱۵۷ نفوس نے میری صدا پر لبیک کہی اور کلمۂ شہادت پڑھکر خدا کے مقدس نبی کی اطاعت قبول کی۔ اللہ تعالےٰ ان سب کے گناہ بخشے۔ اور دین قویم کی سمجھ اور اس پر ثبات ان کو عطا کرے۔ آمین۔

احمدیہ کیلینڈر اس سال تبلیغ کا ایک نیا رستہ خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے کھولا۔ اور وہ یہ کہ ہم نے اس سال احمدیہ کیلینڈر تیار کرایا۔ جسے مساجد احمدیہ لنڈن وشکاگو اور حضرت مسیح ناصری کے مقبرہ کے فوٹوؤں سے مزین کیا گیا۔ اور ۱۴ واضح دلائل سے حضرت مسیح کا صلیبی موت سے نجات پا جانا ثابت کیا گیا۔ عیسائیوں کو "نئے سال کا پیغام" کے عنوان کے ماتحت اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس طرح لوگوں نے اپنے پیسوں سے اسے خریدا۔ اپنے گھروں میں یادگار کے طور پر لٹکایا۔ اور عبارات مندرجہ کو پڑھکر حق بات سنی خدا تعالےٰ اس کے نیک ثمرات پیدا کرے۔ آمین۔

اس کے آثار نظر آنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ کل ہی ایک دیسی لیڈی نے جبکہ میں بازار سے گذر رہا تھا۔ مجھے مخاطب کرکے کہا "تم نے ہمیں (یعنی عیسائیوں کو) عجیب پریشانی میں ڈالدیا ہے"۔ میں نے کہا کس طرح بولی "تمہارے کیلنڈر نے" حسن اتفاق سے یہ ایسٹر کے دن تھے۔ جبکہ کہا جاتا ہے۔ کہ یسوع مسیح قبر سے نکل کر آسمان کو پرواز کر گئے۔ میں نے اسے مفصل طور پر دلائل سے ہدایت میسر ہو۔ ساری تقریر کو قریباً دس منٹ تک سنا۔ یہ عورت کبھی ہمارے پڑوس میں رہتی تھی۔ چرچ میں خود لیڈر تھی۔ اور اس کا سارہ گھرانہ عیسائیت کا گہوارہ ہے

اب میرا ارادہ ہے کہ مسیح کی آمد ثانی پر ایک چھوٹا سا ٹریکٹ لکھکر ان لوگوں میں تقسیم کردوں۔ تاکہ گرم لوہے پر ضرب لگے۔

رمضان اور عید رمضان کا چاند یہاں پر سوموار کی شام کو نظر آیا۔ اور اس طرح منگل کو پہلا روزہ ہونا چاہئے تھا۔ لیکن ۱۰ فروری یعنی اتوار کو شعبان کے تیس دن پورے ہو چکے تھے۔ لہذا پہلا روزہ ۱۱ فروری یعنی سوموار کو رکھا گیا۔ جیسا کہ قادیان میں ہوا۔ مگر سارے رمضان کے اندر ادھر ادھر سے دریافت کرتے رہے پر کہیں سے بھی معلوم نہ ہوا کہ کسی نے اتوار کو چاند دیکھا۔ لہذا ہم نے سمجھا کہ شائد شعبان کے دن گننے میں ہم سے غلطی ہوئی۔ اس لئے ہم نے اپنا پہلا روزہ منگل سے ہی شمار کیا۔ اور چونکہ عید کا دن بھی بوجہ بادلوں کے صحیح طور پر معلوم نہ ہو سکا۔ اس لئے منگل سے شمار کرکے بدھ تک ۳۰ روزے قرار دیکر جمعرات یعنی ۱۴ مارچ کو عید کی نماز ادا کی گئی۔

عید کے موقع پر حاضری خدا کے فضل سے بہت حوصلہ افزا تھی۔ فطرانہ خاص نظام کے ماتحت وصول کیا گیا اور حتی الوسع کسی کو بغیر ادا کئے جانے نہیں دیا گیا۔ خطبہ مردوں اور عورتوں کو الگ الگ سنایا گیا ؛

تراویح اب کے میرا ارادہ قرآن کریم جیسں رمضان کو ختم کرکے اعتکاف بیٹھنے کا تھا۔ لیکن مشیت ایزدی سے رمضان میں سفر درپیش آتے رہے۔ لہذا میں ۲۰ تاریخ کی بجائے ۲۷ کو بمشکل قرآن ختم کر سکا۔ اور بعض اوقات دو دو سیپارے روزانہ سنانے پڑے۔ ختم قرآن پر اسلام سالار اسلام حضرت خلیفۂ وقت۔ اور جملہ مسلمانوں کے لئے مسجد میں دعا کی گئی۔ ایسا ہی رمضان کے آخری دن بھی۔ عید کے موقع پر بھی بہت سے لوگوں نے بیعت کی۔ جو اوپر کی تعداد میں شامل ہیں۔

مسجد اکرافول کا سنگ بنیاد جب سے یہ خاکسار اس ملک میں آیا ہے۔ بہت سی مساجد کے افتتاح کی سعادت عاجز کو حاصل ہوئی۔ مگر ۲۲ فروری کو پہلی مرتبہ ایک مسجد کے سنگ بنیاد کے رکھنے کا شرف بھی عاجز کو حاصل ہوا۔ موضع اکرافول میں مسجد تو مدت سے قائم تھی۔ مگر وہ بوجہ پرانی ہونیکے بوسیدہ ہو رہی تھی۔ نیز وسعت طلب تھی۔ لہذا احباب نے اسے گراکر نئے سرے سے نئی مسجد بنانے کا فیصلہ کیا۔ اور اس کا سنگ بنیاد عاجز کے ہاتھوں رکھوایا جو بہت سے غیر مسلموں اور امیر قریہ (بت پرست) کی موجودگی میں رکھا گیا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

احمدیہ سکول ہمارا سکول خدا تعالےٰ کے فضل سے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ سال ۱۹۲۸ء کے دوران میں ہم نے ۱۲-۳۸۱ ؎ مدرسین کو تنخواہوں میں ادا کئے۔ اس کا ۹۵ فیصدی یعنی ۵-۱۰-۳۶۲ ؎ ہم کو گرانٹ مل گئی۔ جو ضلع بھر میں اول نمبر ہے۔ کچھ اس وجہ سے اور کچھ ہماری تبلیغی مساعی کے باعث اب عیسائی لوگ چمک اٹھے ہیں۔ اور ہماری مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں چنانچہ گذشتہ سال ہمارے دو لائق سند یافتہ مدرسین کو جو خود بھی عیسائی تھے بہکا کر انہوں نے سکول سے نکال دیا۔ اور آئندہ کے لئے اس علاقہ کی سب سے بڑی سوسائٹی یعنی ویزلین میتھوڈسٹ سوسائٹی نے اپنے خاص سالانہ اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کر دیا ہے کہ اس سوسائٹی کا ممبر جو کوئی بھی ٹیچر بن کر ہمارے سکول میں کام کریگا۔ یہ سوسائٹی اسے اپنے مشن میں واپس نہیں لے گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اب ہمیں سند یافتہ ٹیچر ملنے مشکل ہو رہے ہیں۔ ہم دوسروں سے ڈیڑھ گنی تنخواہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن ٹیچر نہیں ملتے۔ اور تعلیمی قواعد کی رو سے ہمیں سند یافتہ مدرسین کی ایک خاص تعداد سکول میں رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالےٰ ہماری مشکل میں ہمارا دستگیر ہو۔

جب یہ رپورٹ شائع ہوکر احباب کے پاس پہنچیگی تو میں یہاں سے روانہ ہونے والا ہونگا۔ لہذا احباب سے سفر کے بخیر و عافیت طے ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ نیز یہاں کے سب احباب اور سکول کے بچوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں ؛

خاکسار فضل الرحمن حکیم از سالٹ پانڈ۔ گولڈ کوسٹ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ قادیان کی مولوی فاضل کلاسز کی جماعت بندی مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۲۹ء بروز ہفتہ ہوگی داخل ہونے والے طلباء تاریخ مذکورہ تک حاضر ہو جاویں۔ آخری تاریخ داخلہ ۱۶ مئی ۱۹۲۹ء ہے۔ جس کے بعد کسی طالب علم کو داخل جامعہ نہیں کیا جائے گا ؛

طلباء کو جلد سے جلد داخل ہو جانا چاہئے۔ تاکہ ان کی پڑھائی مکمل ہو سکے ؛

پرنسپل جامعہ احمدیہ
قادیان

ڈیرہ بابا نانک سے چسبڑ تک ریلوے لائن کا افتتاح

دریائے راوی پر ایک عظیم الشان پل

حضور گورنر بہادر کی تقریر

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

میں ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس پل کے کھولنے کی رسم میں شریک ہونے کا موقع دیا۔ اس افتتاحی رسم کا فوری مقصد تو یہ ہے۔ کہ ڈیرہ بابا نانک سے چسبڑ تک جو ریلوے لائن بنائی گئی ہے۔ اور جس میں دریائے راوی پر ریل اور سڑک کے نہایت ضروری پل کی تعمیر بھی شامل ہے۔ اس کو کھول دیا جائے اس موقعہ پر موزوں ہو گا۔ اگر ان چار ریلوے لائنوں کا ذکر کیا جائے۔ جو حال ہی میں صوبے کے مختلف حصوں میں کھولی جا چکی ہیں:

نئی ریلوے لائنیں

سب سے اول تو میں وہ مدعا بیان کروں گا جس کے لئے ہم آج یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اور جو ایک خاص اہمیت اور دلچسپی رکھتا ہے۔ آپ میں سے بہت سے صاحبان کو گذشتہ ریلوے لائنوں کی افتتاحی رسموں کا لگاتار سلسلہ یاد ہو گا۔ یہ سمجھئے کہ وہ لائنیں ایک زنجیر کی الگ الگ کڑیاں تھیں۔ اور آج کی کڑی نے اس زنجیر کو مکمل کر دیا ہے۔ ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء کو سر ملکم ہیلی بالقابہ نے شاہدرہ نارووال ریلوے کی افتتاحی رسم ادا فرمائی۔ اور اس طرح نارووال جیسے دور افتادہ علاقہ کو صوبہ کے صدر مقام کے ساتھ ملا دیا۔ اس سے عین ایک سال اور ایک دن بعد جناب ممدوح نے نارووال چک عمرو ریلوے کی افتتاحی رسم ادا کی جس سے شکر گڑھ جیسے الگ تھلگ مقام اور جموں کی سرحد کے ساتھ سلسلہ آمدورفت کھل گیا۔ اسی اثناء میں یعنی ۸ر اگست ۱۹۲۷ء کو ویرکا ڈیرہ بابا نانک ریلوے کھولدی گئی۔ اس تمام زنجیر میں فقط ایک کڑی کی کسر باقی رہ گئی تھی۔ الحمد للہ کہ وہ کسر آج پوری ہو رہی ہے۔ اور آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ یہ نئی کڑی جس نے اس زنجیر کو مکمل کر دیا ہے۔ کس عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ تیار کی گئی ہے۔ اس کڑی نے آج امرتسر اور گورداسپور کے اضلاع کو براہ راست ضلع سیالکوٹ کے ساتھ جا ملایا ہے اور اس طرح سیالکوٹ کا براہ راست ان اضلاع کے ساتھ سلسلہ آمدورفت قائم ہو گیا ہے۔ اب وہ طبعی حالات جنہوں نے ان اضلاع کو ایک دوسرے سے کاٹ کر الگ کر دیا تھا۔ بدل گئے ہیں۔ اور نہ صرف مسافت کا سوال حل ہو گیا ہے۔ بلکہ دریا کے جوش و خروش کا وہ طلسم جو صدیوں سے ہر سال کئی مہینوں تک رستہ بند کر دیا کرتا تھا۔ اب ٹوٹ چکا ہے۔ پس اگرچہ یہ لائن چنداں لمبی نہیں۔ لیکن اس نے صوبہ کے ذرائع آمدورفت میں جو اضافہ کر دیا ہے وہ اس کی لمبائی کے تناسب سے کہیں بڑھکر ہے۔ اس لائن سے جو فائدے حاصل ہوں گے۔ ان کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ کیونکہ آپ میں سے بہت حضرات ان سے اچھی طرح آگاہی رکھتے ہیں۔ بلکہ مدت سے اشتیاق کے ساتھ ان فوائد کا انتظار کر رہے تھے:

بٹالہ قادیان لائن

آپ صاحبان میں سے بہتوں کے لئے یہ امر بڑی دلچسپی کا باعث ہو گا کہ بٹالہ سے بیاس تک لوپ لائن کی پہلی منزل طے ہو چکی ہے۔ بلکہ قادیان تک سفر کے لئے کھل بھی چکی ہے۔ اس سے محض یہ ہی فائدہ نہیں۔ کہ اب قادیان تک ریل میں سفر ہو سکتا ہے۔ جو احمدیہ جماعت کا صدر مقام ہے۔ بلکہ اس کے طفیل بالآخر سری گوبندپور کا کسی قدر دور افتادہ قصبہ اور رقبہ مالوہ اور مانجھ کے ساتھ جا ملیگا۔ اور ساتھ ہی ضلع گورداسپور کے مغربی اطراف کی زائد پیداوار کی برآمد کے لئے ایک اچھا ذریعہ پیدا ہو جائے گا:

چینیوٹ کیچی اور سرگودہا لائن

چینی کیچی ہنڈے والی اور سرگودہا شاہ پور ریلوے لائن ضلع جھنگ کے ایک حصہ کو مستفید کر رہی ہے۔ نیز ضلع شاہ پور کے اس مرکزی حصہ میں سے گذرتی ہے جو نہر لوئر جہلم سے سیراب ہوتا ہے۔ اور دریائے چناب و جہلم کے درمیان واقع ہے۔ اس ریلوے لائن نے ایک طرف تو ضلع جھنگ میں لالیاں کے دور افتادہ علاقہ کو اپنے ضلع کے صدر مقام کے ساتھ ملا دیا ہے۔ اور دوسری طرف ضلع شاہ پور کے اس آباد حصہ کو جسے جھنگ سرگودہا ملک وال لائن سے کافی فائدہ نہیں پہونچا تھا۔ اپنے صدر مقام سرگودہا کے ساتھ جا ملایا ہے۔ اس کے علاوہ جب دریائے جہلم اور دریائے چناب کے اوپر وہ پل جو بن رہے ہیں۔ تیار ہو گئے۔ تو ان نوآبادیوں کے بسنے والوں کے لئے صوبہ کے شمال مغربی وسطی اور جنوب مشرقی حصوں میں (جہاں ان میں سے اکثر کے گھر ہیں۔) جانے کے واسطے ایک نیا اور چھوٹا راستہ نکل آئیگا۔ یہی نہیں۔ بلکہ جب یہ لائن مکمل ہو گئی تو صوبہ کے لئے ایک نئی شاہراہ کا کام دے گی۔ اور ریل کے ذریعہ پنجاب کے شمال مغربی حصہ کو اس کے جنوب مشرقی گوشہ کے ساتھ ملا دیگی۔ یہ لائن پنجاب کی چار بڑی نوآبادیوں کے وسط سے گذرے گی اور صوبہ کے تین بڑے دریاؤں کو عبور کرے گی:

وادی کانگڑہ کی ریل

اب میں وادی کانگڑہ کی ریل کا ذکر کرتا ہوں ۲۱ر اپریل ۱۸۷۷ء کے اخبار "پاونیر" کا ایک مضمون میری نظر سے گذرا۔ گویا اس مضمون کو چھپے آج ۵۲ سال ہوئے اخبار مذکور گورنمنٹ کے اس فیصلہ پر غیر معمولی مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ کہ وادی کانگڑہ میں سلسلہ تار کے قیام کے لئے منظوری دے دی جائیگی۔ یہ سلسلہ دوسرے سال مکمل کر دیا گیا تھا۔ اس مضمون کے دوران میں "پاونیر" نے لکھا ہے۔ کہ یہ تجویز مالی مشکلات کی وجہ سے دیر تک رکی رہی۔ نیز یہ کہ وادی کانگڑہ کے باشندوں کا حق ہے۔ کہ وہ ڈاک اور تار کے ادارہ جات عامہ سے پورے طور سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس سے قطع نظر یہ امر بھی یقینی تھا کہ اس نئی اصلاح پر جو سرمایہ خرچ ہو گا۔ وہ جلدی یا بدیر ضرور کافی منافع دیگا۔ شائد وادی کانگڑہ میں آمدورفت کے ذرائع کے متعلق بھی ہم سے بدستور سابق تساہل ہوا۔ لیکن آخر کار یہ کام پایۂ تکمیل کو پہونچ چکا ہے باوجود ان بے شمار دقتوں کے جن کا ہمارے انجنیروں کو سامنا کرنا پڑا۔ اب ریل کی گونج وادی کانگڑہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ریاست منڈی کی سرحد پر اور کلو کی دلفریب اور دلکش وادیوں کے گرد و نواح میں سنائی دے رہی ہے۔ اس ریلوے نے دور دراز دریاؤں اور جنگلوں کے دلفریب نظاروں تاریخی قلعوں اور زمانہ قدیم کے مقدس تیرتھوں کے دروازے دنیا کے لئے کھول دئے ہیں۔ اس کا ابتدائی مقصد تو یہ ہے۔ کہ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم (Hydro Electric Scheme) کے متعلق مشینوں کی باربرداری کی ضروریات بہم پہونچائے۔ اور اس طرح اس برقی قوت کے پیدا کرنے میں ہاتھ بٹائے۔ جو اب تک وادی کانگڑہ کے سنگلاخ پہاڑوں کے درمیان خاموشی کے ساتھ بے کار پڑی ہوئی تھی۔

اس برقی تجویز کے ساتھ انسان کے آرام کے لئے آئندہ بڑی بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔

صنعت میں ترقی کے متعلق اور نیز صوبہ میں ہماری زراعتی ترقی کے متعلق اس طاقت پر بہت کچھ توقع

کی جا رہی ہے۔ اور ان سب سے بڑھکر تو یہ ہے۔ کہ اگر اس نئی ریل نے ضلع کانگڑہ کو باقی پنجاب کے ساتھ ملا دیا اور اس ضلع کی پیداوار باقی صوبہ کے ذخیرہ کے ساتھ مشترک ہو گئی۔ تو ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ضلع کانگڑہ کے باشندے جن کے شاندار تاریخی کارنامے اور سابقہ اور موجودہ تاریخی روایات زبان زد چلی آتی ہیں۔ اس سے مستفید ہوں گے۔ اور جیسا کہ ان کا حق ہے۔ اس بھاری ترقی میں حصہ لینگے۔ جو اس وقت پنجاب میں ہر طرف ہو رہی ہے۔ اور زمانہ قدیم کی طرح وہ صوبہ کے مستقبل کو بہتر بنانے میں نمایاں حصہ لینگے؎

کرنل والٹن نے اس حیرت انگیز ترقی کا ذکر کیا ہے۔ جو گذشتہ چند سال کے اندر ریلوے ذرائع آمدورفت کی توسیع میں رونما ہوئی ہے۔ اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ جس سرگرمی اور قابلیت کے ساتھ انہوں نے اور ان کے افسروں نے یہ وسیع تجویزیں مرتب کیں اور ان کو سرانجام دیا۔ اس کے لئے پنجاب گورنمنٹ اور صوبہ کے لوگ ان کے صدق دل سے شکرگذار ہیں۔ مسٹر ایچ ڈی۔ گرین اور مسٹر بانڈ جن کا ان تجویزوں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ کی اس موقعہ پر عدم موجودگی کا ہمیں افسوس ہے۔ ہم ان صاحبان کے ممنون احسان ہیں اس موقعہ پر مسٹر ایور آل مسٹر ٹیلر اور مسٹر کرک شینک بیشک تحسین کے مستحق ہیں۔ اور ان کو مبارکباد دینے کے لئے میں آپ کے ساتھ نہایت خوشی کے ساتھ شامل ہوتا ہوں؎

اب میں اس پل اور نئی لائن کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں

آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کی قراردادیں

آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس نے اپنے سالانہ اجلاس میں بمقام لودہیانہ بتاریخ ۲۷-۲۸ اپریل ۱۹۲۹ء منجملہ دیگر ریزولیوشنوں کے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

(الف) کانفرنس کا یہ اجلاس ریاست کشمیر میں نفاذ ایگریکلچرل ریلیف ایکٹ اور قانون امتناع شادی صغرسنی کو باشندگان ریاست کے لئے فائدہ بخش سمجھتا ہے۔ لیکن جو اطلاعات ان ہر دو قانونوں کے عمل کے متعلق موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس ایکٹ پر عمال ریاست پوری طرح عملدرآمد نہیں کرتے۔ اس لئے دربار کی توجہ اس نقص کے رفع کرنے کی طرف مبذول کرتا ہے

(ب) کانفرنس کا یہ اجلاس ابتدائی جبری تعلیم کو جو ریاست نے میونسپل کمیٹیوں میں جاری کرنے کا اعلان کیا ہے۔ باشندگان ریاست کے لئے مفید سمجھتا ہے۔ لیکن کانفرنس کی رائے میں جبری تعلیم کو اور وسعت دی جانی ضروری ہے۔

نوٹ:۔ جن مطالبات کا ذکر ریزولیوشن نمبر ۳ میں کیا گیا ہے۔ وہ وہی مطالبات ہیں۔ جو ریزولیوشن نمبر ۲ پاس کردہ کانفرنس ہذا بمقام سیالکوٹ میں درج ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) زمینداران کشمیر کی مالکانہ حیثیت کا تصفیہ قطعی طور پر کر دیا جائے۔ اور انہیں زمین کی ملکیت کے حقوق عطا کئے جائیں۔

(۲) کشمیر میں ایک ایگزیکٹو ایڈوائزری قائم کی جائے۔

(۳) مسلم رعایائے کشمیر کو ایگزیکٹو کونسل (کابینہ ریاست) اور دیگر ملازمتوں میں جائز حصہ عطا کیا جائے

(۴) چونکہ صوبہ جموں و کشمیر کی آبادی میں کثرت مسلمانوں کی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ بڑے افسروں میں سے اکثر مسلمان ہوا کریں۔

(۵) محکمہ شالی کو منسوخ کیا جائے۔

(۶) گو بیگار کی منسوخی کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن اس کا سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں خصوصاً کار سرکار کے پردہ میں آج تک برابر جاری ہے۔ اس لئے اس کا انسداد قطعی ہونا چاہئے

(۷) محکمہ جنگلات و دیگر محکمہ جات کے ٹھیکوں میں رعیت کو خصوصی طور پر حصہ دیا جائے

(۸) مہاراجہ صاحب نے گو انتظامی و عدالتی اختیارات علیحدہ کر دیئے ہیں مگر گورنروں وزیران وزارات تحصیلداروں کو ابھی تک مجسٹریٹی اختیارات حاصل ہیں۔ ان انتظامی افسروں کو آئندہ عدالتی اختیارات تفویض نہ کئے جائیں۔

(۹) سڈیشن میٹنگ ایکٹ اور پریس ایکٹ کا اجراء ریاست کے دامن پر ایک بدنما دھبہ ہے ان قوانین کو منسوخ فرمایا جائے اور انسداد توہین بزرگان کا قانون بنایا جائے۔

معاملہ مساجد

(۱۰) جامع مسجد سرینگر کی مرمت کے لئے مسلم زمینداروں سے جو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ اس کا سلسلہ مرمت کی تکمیل کے بعد جاری رکھا جائے اور تمام زر وصول شدہ مسلمانوں کی تعلیم کو فروغ دینے میں صرف کیا جائے

(۱۱) پتھر مسجد و دیگر مساجد مسلمانوں کو آباد کرنے کی غرض سے فوراً واپس کی جائیں

(۱۲) ابتدائی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے تمام قصبات و دیہات میں مدارس و مکاتب کا جال بچھا دیا جائے۔ اور ان میں ہمدرد استاد مقرر کئے جائیں

(۱۳) ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے لئے مسلمانوں کو بذریعہ وظائف سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ اور غیر ملکی تعلیم کے لئے کافی تعداد وظائف سے ان کی حوصلہ افزائی و اعانت کی جائے۔

(۱۴) مجالس امداد باہمی کی تعداد میں جس قدر جلد ممکن ہو۔ اضافہ عمل میں لایا جائے۔

(۱۵) ان بدبخت لوگوں کے خلاف جو کشمیر سے عورتوں کو اغوا کر کے بیرون کشمیر شہروں میں فروخت کرتے یا بدکاری کرواتے ہیں۔ شدید ترین احکام صادر کئے جائیں۔

(۱۶) ملازمت ریاست میں مسلمانوں کی حد درجہ اقلیت اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ مسلمانوں کی ملازمت کے لئے خاص احکام جاری کئے جائیں۔ اور اگر ریاست میں قابل مسلمان نہ مل سکیں تو بیرون از ریاست کے کشمیری مسلمانوں کو ملازمت ریاست کے لئے مدعو کیا جائے۔

(۱۷) مسلمانوں کی تعلیمی کمزوریاں رفع کرنے کے لئے ابتدائی تعلیم لازمی قرار دی جائے اور سررشتہ تعلیم کے مختلف شعبوں میں اساتذہ۔ افسران معائنہ وغیرہ میں مسلمانوں کو کافی تعداد میں ملازم رکھا جائے۔

ویٹرنری ہسپتال

(۱۸) مویشیوں کے لئے ویٹرنری ہسپتال زیادہ تعداد میں قائم کئے جائیں۔ اور مویشیوں کے انسداد وبا کا کافی انتظام کیا جائے۔ درختوں کی وبا سے باغات کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری انتظامات کئے جائیں۔

(۱۹) کشمیری مسلمانوں کو ریاست کی فوج میں بھرتی کیا جائے

(۲۰) محکمہ جنگی کشمیر کے معیار اور طریق وصول میں اصلاح و ترمیم کی جائے۔ اور اسے برطانی ہند کے درجہ معیاد کے مطابق مقرر کیا جائے۔

علاوہ مندرجہ بالا ریزولیوشنوں کے ایک کمیٹی چالیس حضرات کی مرتب کی گئی۔ جو کانفرنس کے لائحہ عمل اور اس پر عملدرآمد کی تجاویز پر غور کر کے دو ماہ تک سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی میں رپورٹ کرے گی۔ نیز کانفرنس کے لئے پچاس ہزار سرمایہ مستقل جمع کرنے اور دو ہزار لائف ممبر بنانے کی تجویز پاس ہوئی۔ اور نیز برادری سے غیر شرعی رسوم شادی و غمی کو ترک کرنے کی استدعا کرنے کی تجویز منظور ہوئی؎

فصل ربیع اور زمیندار جماعتیں!

فصل ربیع کے چندے کی وصولی کا موقعہ ہے اس لئے زمیندار جماعتوں کو چاہئے کہ حسب دستور سابق اس سال بھی چندہ کا غلہ کھلیانوں سے وصول کرنے کیلئے محصل مقرر کر دیں اور کوشش کریں کہ چندہ عام کے ساتھ ہی چندہ خاص اور چندہ جلسہ بھی وصول کیا جائے۔ اس سے پہلے چونکہ چندہ خاص کی تحریک فصل کے موقعہ کے بعد ہوتی رہی اسلئے زمیندار احباب کا بڑا حصہ باوجود خواہش اور تڑپ رکھنے کے اس چندہ میں شامل نہیں ہو سکا اس لئے اس سال فیصلہ کیا گیا ہے کہ فصل کے موقعہ پر ہی چندہ خاص اور چندہ جلسہ وصول کر لیا جائے۔ چندہ عام کی شرح ۲ سیر فی من اور چندہ خاص کی شرح ایک سیر فی من اور چندہ جلسہ کی شرح نصف سیر فی من ہے۔ اس لئے زمیندار احباب سے ہر سہ چندوں کیلئے ان کی پیداوار سے ۳½ سیر فی من وصول کیا جائے۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو چندے کا وصول شدہ غلہ فروخت کر کے رقم قادیان ارسال کر دی جائے؎ سب سے بڑی اور ضروری بات یہ ہے کہ ہر ایک جماعت کے عہدیدار چندے کے غلہ کی وصولی میں پوری تندہی اور توجہ سے کام کریں اور ہر ایک احمدی سے باشرح چندہ وصول

24

قابل فروخت ہے

(نکل کرنے کی مشین)

مکمل بالکل نئی مع مزدوری سامان۔ ڈبلیو کنگ ساخت

خریداری کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

آٹو سپلائی کمپنی بندر روڈ کراچی

AUTO SUPPLY Co,
Bunder Road
Karachi

۲ر جون کے جلسہ کی طیاری کیلئے

مندرجہ ذیل کتب ضرور مطالعہ کرو۔

سیرت النبی۔ مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ۔ بے جلد رعائتی قیمت ۱۲ر

فصل الخطاب ہر دو حصہ مولفہ حضرت خلیفہ اولؓ قیمت ۱۲ رعائتی ۱۲ر

زندہ نبی و زندہ مذہب:۔ تقریر حضرت مسیح موعودؑ اصل ۵ رعائتی ۴

پیارا نبی:۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ۔ اصل ۲ رعائتی روپیہ ۲ اعلیٰ

اصول اسلام کی فلاسفی لیکچر مہوتسو حضرت مسیح موعودؑ مجلد رعائتی ۸

اسوہ حسنہ۔ مؤلفہ میر محمد اسحٰق صاحب۔ مجلد ۱۲ر رعائتی ۱۰ر

آئینہ اسلام آریوں کے جواب میں لاثانی کتاب اصل ۲ر رعائتی ۸

شمائل شریف مترجم بمع فہرست مضامین جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر تمام آیات قرآنی کے حوالجات الگ کر دیئے گئے ہیں اصل ۱۲ر رعائتی ۱۰ر

تبلیغ ہدایت

مولفہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ جو غیر احمدیوں خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ میں خصوصاً تبلیغ کے لئے ایک مکمل اور جامع اور نہائت عمدہ تصنیف ثابت ہوئی ہے احباب کے اصرار پر دوبارہ چھپوائی ہے۔ قیمت بھی بجائے ۱۲ر کے ۸ر کی گئی ہے۔ احباب جلد منگالیں۔

کتاب گھر قادیان

چراغ زندگی کیا ہے؟ آنکھیں

ناک کان۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ سب کو ان کی رفاقت کی ضرورت ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ انہیں کوئی نقص ہو تو دنیا اندھیر ہو جاتی ہے انکے بغیر نہ خوبصورتی قائم نہ انسان چل پھر سکے نہ کوئی اور کام ہو سکے۔ مگر کس قدر افسوس ہوگا۔ اگر معمولی سرمے ڈالکر انکو خراب کر لیا جائے۔ جبتک تجربہ نہ کرلو۔ کوئی سرمہ نہ برتو۔ آپکے تجربہ کیلئے ہم ... ابڑیاں سرمہ اکسیری کی بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت نمونہ جلد طلب کریں نمونہ بذریعہ بک پوسٹ بھیجا جائیگا قیمت فی تولہ ۱ عہ

ناصر برادرس محلہ دار الفضل قادیان

پشاور اور بخارا کے مشہور

خصوصی تحائف

ہر قسم کی مشہدی پشاوری لنگیاں و ہر ایک رنگ و ڈیزائن کے بخاری قناویز ہر ایک قسم کے مشہدی و بخاری رومال ہر ایک قسم کے زر بدار و سلمہ ستارہ کے پشاوری کلاہ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ ناپسندی پر محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس دیجائیگی۔

المشتـــــــــــــہران

میاں محمد۔ غلام حیدر احمدی جنرل مرچنٹس کریم پورہ پشاور

مومن کا ہتھیار تلوار ہے

مفصلہ ذیل اضلاع میں ہر شخص بلا لائسنس تلوار رکھ سکتا ہے میانوالی ڈیرہ غازیخان۔ منٹگمری۔ مظفر نگر۔ جھنگ۔ گوگانواں حصار انبالہ شملہ۔ کانگڑہ۔ رہتک۔ جالندھر۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ جہلم۔ لدھیانہ۔ گجرانوالہ۔ گجرات اور اٹک۔ ہر مسلمان! خصوصاً احمدی اس سے فائدہ اٹھائیں ہمارے ہاں ہر قسم کی سستی اور اعلیٰ تلواریں ہر وقت مل سکتی ہیں۔ قیمت تین روپے سے آٹھ روپے تک لمبائی ۲ فٹ سے تین فٹ تک مزید حالات خط لکھکر دریافت فرما دیں:

تلوار ٹریڈنگ ایجنسی قادیان

رشتہ کی ضرورت

ایک پڑھی لکھی لڑکی قوم سید۔ عمر ۱۵ سال امور خانہ داری سے واقف کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ صاحب روزگار ہونا چاہئے اور باشندہ دہلی۔ یوپی۔ یا بہار کا ہو۔

خط وکتابت (ن) معرفت مینیجر الفضل

الفضل میں اشتہار دینا بہت مفید ہے۔ کیونکہ اسے کئی ہزار ناظرین مذہبی عقیدت سے پڑھتے ہیں۔

مکرمی! السلام علیکم

تقاضائے وقت اور حالات حاضرہ نے آپ پر بخوبی روشن کر دیا ہوگا کہ معاونت اور رواداری قومی باہمی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اس لئے جب تک ان اصولوں کو رواج دیگر سلسلہ میں عام نہ کیا جائیگا تب تک یہ ترقی ملتوی رہیگی۔ اس لئے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ رشتہ اتحاد کی خاطر اس میں کوآپریشن کرکے قومی بنیاد کو مستحکم کرنے کے لئے قدم اٹھائیں۔ اور اگر آپ کی طاقت اور بس کی بات ہو تو مندرجہ ذیل اشیا کی پرائس لسٹ میں سے کسی چیز کی فرمائش بھیجیں اور اگر ان اشیا سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ تو آپ اپنے علقہ اثر میں سفارش کریں۔ اور ان دوستوں کے نام ارسال فرمائیں۔ جو آپکے گرد وپیش ان چیزوں کی تجارت کرتے ہوں۔ یا آرڈر دینے کے مجاز ہوں۔ مثلاً ہیڈ ماسٹر سکول۔ ہیڈ کلرک پلٹن۔ اور فوجی افسر وغیرہ مال از قسم سپورٹس جو سکولوں اور پلٹنوں میں خرچ ہوتا ہے۔ اور سامان ٹینس وغیرہ بکفائت عمدہ تسلی بخش اور نہائت اعلیٰ ارسال ہوگا۔

پرائس لسٹ منگائیگا۔

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

ضرورت ہے

ایسے مڈل و انٹرنس پاس کی جو کہ ٹیلیگراف و سٹیشن ماسٹری کا کام سیکھکر گورنمنٹ ریلوے۔ و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنا پسند کریں مفصل حالات دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

پتہ:۔ امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

حب اٹھرا

کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا سے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ [illegible] سے آخیر زمانہ حمل تک قریباً نو تولہ خرچ [illegible] دفعہ منگانے پر فی تولہ ایک روپیہ دیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

ہندوستان کی خبریں!

بمبئی ۸ مئی کارخانہ داروں کی ایسوسی ایشن کا بیان ہے۔ کہ ۴۳ کارخانوں میں کام جاری ہے ۲۴۰۰۰ ہزار کارکن کام کر رہے ہیں۔ کارخانہ داروں کے نمائندوں اور گرنی کامگار یونین کی جو کانفرنس گورنر نے طلب کی تھی ٹوٹ گئی ہے آخر کار گورنر نے اعلان کے ذریعہ ٹریڈ ڈسپوٹ ایکٹ دقانون تنازعات تجارتی) کا نفاذ کر دیا ہے۔ کل شام سے فرقہ دارانہ فساد بند ہے۔ دکانیں کھل گئی ہیں پولیس اور فوج بدستور گشت کر رہی ہے۔

دہلی ۶ مئی آج بعد دوپہر پولیس نے سن جیون پریس پر چھاپا مارا۔ نیز فتح پور کے ایک بکڈپو کی تلاشی لی۔ جس کا مالک اچاریہ چتر سین شاستری ہے۔ پولیس متعدد کاغذات لے گئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ حملہ اسمبلی کے حادثہ بم کے سلسلہ میں ہے۔

بمبئی ۷ مئی۔ ایک سرکاری حکم جاری ہوا ہے۔ کہ سکھوں کے لئے کرپانوں کا پہننا ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ اس حکم کا جاری کیا جانا اس لئے ضروری ہے کہ جہاں دیگر اقوام کو غیر مسلح کر دیا گیا ہے۔ وہاں سکھوں کے پاس کسی قسم کا ہتھیار رہنے دینا درست نہیں ہے۔

لاہور ۷ مئی۔ پنجاب گورنمنٹ نے کتاب چودھویں کا چاند ضبط کر لی ہے۔ یہ کتاب چند دن ہوئے شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب کی ضبطی کی بنا پر پولیس نے آج گردھر سٹیم پریس کی تلاشی لی۔ اور اس کتاب کے کچھ فرمے اپنے ساتھ لے گئی۔

بمبئی ۸ مئی۔ بنگلور سے اطلاع ملی ہے کہ کل دوپہر کے بعد ناڈو پالی کی مسجد کے قریب ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان شدید فساد ہوا۔ فریقین نے دو میل کے محاذ میں مورچے لگا کر باقاعدہ جنگ کی۔ پولیس نے سنگینوں سے مجمع منتشر کیا۔ اور گولی بھی چلائی۔ جس کے نتیجے میں ایک مارا گیا۔ ہنگامے کے دوران میں متعدد اشخاص زخمی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں کا ایک جلوس مسجد کے سامنے ایسے وقت میں باجہ بجانے پر مصر تھا۔ جبکہ مسجد کے اندر نماز ہو رہی تھی۔

امرتسر ۸ مئی۔ ۴ مئی کو ایک سہ روزہ اخبار کا ڈیکلریشن داخل کیا گیا۔ جس کا نام "غدر" ہے اور جس کا پہلا پرچہ عنقریب نکلے گا۔

نئی دہلی ۸ مئی۔ آج صبح اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں سنٹرل جیل کے اندر بھگت سنگھ اور بی کے دت کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ پولیس نے سخت احتیاطی تدابیر کی تھیں۔ ملزموں نے عدالت کے کمرہ میں داخل ہوتے وقت "زندہ باد انقلاب برباد شہنشاہیت" کے نعرے لگائے شہادت استغاثہ ختم ہونے کے بعد بھگت سنگھ ملزم نے بیان کیا۔ کہ میں سردار کشن سنگھ کا بیٹا ہوں۔ میری عمر ۲۱ سال ہے اور شہر لاہور میں سکونت پذیر ہوں۔ اس مقدمہ کے متعلق میں اس مرحلہ پر کوئی بیان نہیں دینا چاہتا۔ اگر ضرورت ہوئی تو آئندہ دیکھا جائیگا۔ ملزم بی۔ کے دت نے کہا۔ کہ میرے باپ کا نام جی بی۔ دت ہے۔ میری عمر ۲۰ سال ہے۔ اور میں بردوان سے آیا ہوں۔ میں اس مرحلہ پر کوئی بیان نہیں دینا چاہتا۔ مسٹر آصف علی نے ملزموں کی طرف سے پیروی مقدمہ کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ "زندہ باد انقلاب" اور "برباد شہنشاہیت" ایسے جملے ہیں۔ جو معمولی سیاسی مقولے ہیں۔ ان جملوں کو زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہئے۔ اصلی شہادت جو قلمبند کی گئی ہے۔ بے حد متضاد اور متخالف ہے۔ اور اس لئے آخری ذمہ داری کسی پر عائد نہیں ہو سکتی۔ اگر ملزموں کے خلاف کوئی بدیہی جرم بھی ہو۔ تو وہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۲۴ کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک تعزیرات ہند موجود ہے۔ کسی اور قانون کے ماتحت کارروائی نہیں ہونی چاہئے۔ اس حادثہ سے ایک بلی کی جان بھی نہیں گئی۔ یہ محض ایک مظاہرہ تھا۔ نہ کہ ارتکاب جرم عدالت نے دونوں ملزموں کو سشن سپرد کر دیا۔

شملہ ۸ مئی۔ پشاور میں افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ سردار علی احمد جان کا لڑکا میر احمد غزنی پر ایک حملہ کے دوران میں مارا گیا ہے۔

الہ آباد ۸ مئی۔ ریاست خیرپور کی ملیشیہ اور مسلح پولیس نے موضع ماچھیاں جوگو جھڑ کے قریب کسانوں اور دیہاتیوں کے ہجوم پر آتشباری کی جس کے نتیجے میں ایک درجن دیہاتی قتل اور چار زخمی ہوئے۔ اکثر مزارعین نے زمینداری کے لگان کی ادائگی سے انکار کر دیا تھا اور اعلان کر دیا تھا۔ کہ لگان خواہ مخواہ کا بار اور ناقابل برداشت مصیبت ہے۔ جس میں خوفناک اضافہ ہو رہا ہے۔ ریاست کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مزارعین نے لاٹھیوں اور بھالوں سے سرکاری آدمیوں کا مقابلہ کیا۔ اس پر مسلح فوج کے دستے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کے ہمراہ بھیجے گئے۔ مجسٹریٹ نے وہاں پہنچتے ہی مجمع کو منتشر ہو جانے کا حکم دیا۔ مگر مجمع نے اس کا حکم نہ مانا۔ جس پر اس نے فوج کو فائر کرنے کا حکم دیا۔

میرٹھ ۸ مئی کچھ عرصہ سے میرٹھ کی پولیس نووارد وں کی نقل و حرکت کی نگرانی غیر معمولی سرگرمی کے ساتھ کر رہی ہے اس نگرانی کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ آج صبح ایک دھرم سالہ میں بم پکڑے گئے پولیس کو بعض نو واردوں کے متعلق شبہ ہوا۔ اور وہ ان کی تلاشی لینے کیلئے دھرم سالہ میں گئی ایک کوٹھری مقفل تھی۔ پولیس اس کا تالا توڑ کر اندر داخل ہوئی جہاں اسے دو بم ملے یہ بم عام سگرٹ کے ڈبوں جتنے ہیں اور ہندوستانی ساخت کے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اچھے خاصے خطرناک ہیں۔ تمام سرکاری عمارتوں۔ بنگلوں اور سرکاری افسروں کے مکانوں پر فوج کے زبردست پہرے لگا دیئے گئے افسروں کے ساتھ باڈی گارڈ ہیں [illegible] بعض لوگوں کا خیال ہے [illegible] کیونکہ اسی تاریخ کو غدر [illegible]

ممالک غیر کی خبریں!

طہران ۵ مئی برقی پیغامات مظہر ہیں۔ کہ ضلع خراسان میں زلزلہ آیا ہے۔ جو ابھی تک جاری ہے۔ اس سے ہولناک تباہی آئی ہے۔ متعدد مواضع تباہ ہو گئے ہیں۔ ایک ہزار سے اوپر آدمی شروان اور بجنورد کے نواح میں ہلاک ہو گئے اور قریب ۷ سو مکانات بالکل منہدم ہو گئے۔

جنیوا ۱۰ مئی۔ سوئیٹزرلینڈ کی شاہی کونسل میں یہ قرار پایا۔ کہ سزائے موت کی جگہ سزائے قید ہونی چاہئے اور سزائے قید بھی اس قسم کی کہ جس کے ماتحت قیدی ایسی تعلیم حاصل کر سکیں۔ جس سے وہ مستقبل میں اعلٰے کام کرنے کے قابل بن سکیں۔

لندن ۱۰ مئی۔ مسٹر تھرٹل کے سوال کے جواب میں ارل ونٹرٹن نے ہاؤس آف کامنز میں بیان کیا۔ کہ ابھی تک ہندوستان کے دفتر کی طرف سے مجھے "جنرل ڈائر کی زندگی" کتاب کا داخلہ ہندوستان میں بند کرنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ مسٹر تھرٹل نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے۔ کہ پاؤنیر نے گورنر جنرل کو لکھ کر ان کی توجہ اس جانب مبذول کرائی تھی کہ اس کتاب کی ہندوستان میں اشاعت ٹھیک نہیں جس کا جواب ارل ونٹرٹن نے یہ دیا۔ کہ چونکہ پاؤنیر انتہا پسند اخبار ہے۔ اس لئے مجھے کوئی حیرت نہیں۔ کہ اس نے گورنر جنرل کو ایسا لکھا ہو۔ اس پر مسٹر تھرٹل نے پوچھا۔ کہ کیا آپ بتلا سکیں گے "انتہا پسند" سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ جس کا جواب ارل ونٹرٹن نے یہ دیا۔ کہ جو ان خیالات کی حمائت کرے۔ جیسے آپ کے ہیں (قہقہہ)

لندن۔ ۷ مئی کل ساٹھ میل فی ساعت کی رفتار کے ایک طوفان باد نے انگلستان میں قیامت برپا کر دی بونڈ مسمار ہو گئے۔ درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ اور متعدد حادثے ہوئے۔ جن میں بہت سے اشخاص زخمی ہوئے رود بار انگلستان میں بہت سی کشتیاں لنگر تڑا کر چل پڑیں۔ اور غرق ہو گئیں

برلن ۷ مئی۔ کل شب کو لتھونیا کے وزیر اعظم ولڈ مارس کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ تھیٹر کے باہر ان کی جماعت پر ۷ گولیاں چلائی گئیں۔ وزیر اعظم صاف بچ گیا۔ لیکن اس کا ایک اے ڈی کانگ سو بتلاویٹا اور ایک خاتون شدید مجروح ہو گئے۔

بغداد ۹ مئی۔ بغداد سے ایک ہزار میل پرے کوہستان اناطولیہ میں برفوں کے پگھلنے کی وجہ سے دریائے فرات میں ہولناک طغیانی آئی ہے۔ جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ اراضی کے سیلاب زدہ ہو جانے کی وجہ سے متعدد قصبوں تباہ ہو گئے ہیں۔ کھڑی فصل دریا برد ہو جانے کے باعث ہزار ہا کسان اپنی قسمت کو رو رہے ہیں۔ فرات کا کنارہ متعدد مقامات سے ٹوٹ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا!